کیا

غائبانہ نماز جنازہ

سنت نبوی ﷺ ہے؟؟؟

حقائق سے نقاب کشائی کرتی ہوئی ایک جامع تحریر

تحقیق وتحریر

: شیخ الحدیث والتفسیر

مفتی محمد اشرف القادری صاحب مدظلہ العالی

محدث نیک آبادی



کنز الایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ)



دہلی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ

0321-8836697 0333-4284340

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا غائبانہ نماز جنازہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟؟؟

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی گجرات

کی حقائق سے نقاب کشائی کرتی ہوئی تحریر

الاستفتاء:

پچھلے دنوں ہمارے یہاں ایک گاؤں میں ایک شخص کا غائبانہ جنازہ ہوا۔ ہمارے بعض علماء کرام نے اس کی مخالفت کی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے احباب جو جنازے میں شامل ہونا چاہتے تھے، وہ نہ ہوئے۔ بعدازاں عوام میں اس مسئلے پر عام گفتگو شروع ہوگئی۔

دریں اثناء ایک صاحب جو اہلحدیث یعنی کہ وہابی ہیں، نے کہا کہ غائبانہ جنازہ سنت ہے۔ دلیل یہ دی کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ ''حبشے کا بادشاہ حبشہ میں فوت ہوگیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اس کا غائبانہ جنازہ پڑھا۔''

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی بخاری کی حدیث میں آیا ہے کہ ''حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھا؟'' اور اگر پڑھا ہے تو غائبانہ جنازہ سنت کیوں نہیں؟

(جواب آسان اور عام فہم ہو اور مسئلے کی حدیث کی روشنی میں وضاحت ہو۔)

سائل: بشیر احمد، از: لالہ موسیٰ، گجرات

الجوابُ بِعَوْنِ الْعَلَّامِ المنعام الْوَهَّاب

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے جنازے کی حدیث، امام بخاری اپنی ''صحیح'' کی کتاب الجنائز کے تحت کوئی سات بار لائے ہیں۔ اولاً ان سب روایات پر ذرا نظر ڈال لیجئے گا! تاکہ جواب آسان سے آسان تر اور مسئلہ واضح سے واضح تر ہو جائے۔

1 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِ الثَّالِثِ ." (1)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی، تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔"

2 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے فرمایا:

"نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوْا خَلْفَهُ ، فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ." (2)

نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر دی، پھر آپ آگے تشریف لائے، تو صحابہ نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔"

3 امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ ، فَهَلُمُّوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ .قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ. وَقَالَ اَبُوْ زُبَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ ." (3)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا حبشیوں میں سے ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے، تو آؤ! اس کا جنازہ پڑھو! جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو ہم نے صفیں بنائیں، تو نبی پاک ﷺ نے جنازہ کی نماز پڑھائی، اور ہم (آپ کے پیچھے) صف بستہ تھے اور ابو زبیر نے

(۱) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب من صف صفین او ثلاثۃ علی الجنازۃ خلف الامام (۱/۱۷۶) طبع اصح المطابع، کراچی

(۲) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنازۃ (۱/۱۷۶) طبع اصح المطابع، کراچی

(۳) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنازۃ (۱/۱۷۶) طبع اصح المطابع، کراچی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے فرمایا میں دوسری صف میں تھا۔''

4 امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
نَعَیٰ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبْشَۃِ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ ۔'' (1)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حبشہ کے بادشاہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر اسی دن بیان فرمائی جس دن کہ ان کی وفات ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو!''

5 امام بخاری نے ابن شہاب زہری سے بروایت سعید بن مسیب روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَفَّ بِہِمْ بِالْمُصَلّٰی ، فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعاً ۔'' (2)
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ گاہ میں صحابہ کرام کی صفیں بنائیں، تو نجاشی رضی اللہ عنہ پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔''

6 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِہِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِہِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ۔'' (3)
کہ نجاشی رضی اللہ عنہ جس دن فوت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن ان کی وفات کی خبر دی اور صحابہ کرام کو جنازہ گاہ میں لے گئے۔ تو ان کی صفیں بنائیں، اور ان پر (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں۔''

(1) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی الجنازۃ بالمصلی والمسجد (۱۷۷) طبع اصح المطابع، کراچی
(2) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی الجنازۃ بالمصلی والمسجد (۱۷۷) طبع اصح المطابع، کراچی

(3) الجامع الصحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا (۱/۱۷۸) طبع اصح المطابع، کراچی

7 امام بخاری اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

"اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا." (1)

نبی پاک ﷺ نے حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا، تو آپ نے چار تکبیریں پڑھیں۔"

لیجیے! جنازہ نجاشی رضی اللہ عنہ سے متعلق، بخاری شریف کی کتاب الجنائز سے ساتوں روایتیں ہم نے تفصیلاً و من وعن نقل کر دی ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ و ترجمہ پر بار بار بغور نظر ڈالیے! یہاں سیدنا نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھنے کا ذکر تو ضرور ملے گا، مگر "غائبانہ" کا لفظ آپ کو کہیں نہیں دکھائی دے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ "غائبانہ" کا لفظ، حدیث بخاری میں من گھڑت اور ایجاد بندہ ہے۔ احادیث کے ترجموں میں اس طرح کی کمی بیشی اکثر اہلحدیث کہلانے والے حضرات کرتے ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے! آمین!

ایک شبہ:

رہا یہ شبہ کہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حبشہ میں ہوئی اور جنازہ حجازِ مقدس کے شہر مدینہ منورہ میں پڑھا گیا۔ لہٰذا دونوں مقامات کے درمیان بُعدِ مسافت کی وجہ سے یہ جنازہ غائبانہ ہی ہونا چاہیے۔

جواب:

ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ استدلال محض بے دلیل، بلکہ خلاف دلیل اور مردود ہے۔ کیونکہ وفاتِ نجاشی رضی اللہ عنہ مدینۃ النبی ﷺ سے دور دراز، سمندر پار دوسرے ملک 'حبشہ' میں ہوئی اس وقت ٹیلیفون، ٹیلیگرام، ٹیلیکس، فیکس، ریڈیو، ٹیلیویژن، انٹرنیٹ، برق رفتار سواریوں، الغرض اطلاعات و مواصلات و ٹرانسپورٹ کے موجودہ نظام کا تصور بھی نہ تھا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو وفاتِ نجاشی رضی اللہ عنہ کا اتنی دور سے بغیر کسی ظاہری

(1) الجامع الصحیح: البخاری، کتاب الجنائز، باب التکبیر علی الجنازۃ (۱/۱۷۸) طبع اصح المطابع، کراچی

ذریعے یا واسطے کے پتہ کیسے چل گیا؟ آپ نے اسی وقت صحابہ کرام کو خبر وفات کیسے سنادی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب موافق ومخالف، سب کے پاس ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ یہ پتہ چلنا، قدرت خداوندی سے، وحی الٰہی کے ذریعے، نور نبوت کی روشنی میں محض معجزانہ طور پر ہوا تھا، تو جس قدرت سے معجزانہ طور پر وفات کا پتہ چلا تھا، اسی قدرت سے حضرت نجاشی کی میت بھی آپ کے سامنے معجزانہ طور پر لا کے رکھ دی گئی۔ جس طرح شب معراج کے بعد صبح کو قریش مکہ کے سوالات کے وقت اسی قدرت معجزانہ سے بیت المقدس کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا گیا تھا۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ ہر طرح سے اس بات کے اہل ہیں کہ آپ کا خدائے مہربان آپ کی خاطر ایسے بلکہ اس سے کہیں بڑے بڑے واقعات معجزانہ طور پر برپا کردے۔ بلکہ عملاً ایسا لاتعداد مرتبہ واقع بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث، سیرت وشمائل کا مطالعہ کرنے والے پر مخفی نہیں۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ بظاہر ایسے حالات میں ایسی خبر عادۃً معلوم نہیں ہوا کرتی، لہٰذا اسے معجزانہ طور پر تسلیم کرنے کے سوا چارہ کار ہی نہیں ہوسکتا۔ لیکن دوسرے ملک میں موجود میت پر غائبانہ جنازہ پڑھنے میں کیا اشکال ہے کہ یہاں بھی تسلیم کرلیا جائے کہ نجاشی کی میت معجزانہ طور پر سامنے لاکر رکھ دی گئی تھی؟

تو اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ ایسی دو باتیں ہیں:

اول: یہ کہ مدت العمر، سرکار دو عالم ﷺ کی، دوسرے علاقے میں پڑی میت کا غائبانہ جنازہ پڑھنے کی عادت ہرگز نہ تھی۔ آپ کے بڑے بڑے چہیتے اعزہ واقارب وصحابہ کرام مدینہ منورہ سے باہر دوسرے علاقوں میں شہید ہوتے، وفات پاتے رہے۔ لیکن کسی حدیث صحیح کے حوالے سے ایک بھی ایسے واقعے کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی کہ آپ نے کسی کا غائبانہ جنازہ مدینہ پاک میں پڑھا ہو۔ تو اگر فرض کیا جائے کہ آپ نے نجاشی رضی اللہ عنہ کا غائبانہ جنازہ پڑھا تھا تو ایسا بالکل آپ کی زندگی بھر کی عادت مبارکہ ومعمول کے خلاف تھا۔ پھر اس پر یہ بھی اشکال وارد ہوگا کہ حضرت نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھا، دوسروں کا کیوں نہ پڑھا؟ باوجودیکہ آپ اہل ایمان کے جنازوں میں شمولیت کا شدت سے اہتمام فرمایا کرتے تھے اور آپ سے بالا بالا جنازہ پڑھ کر

دفن کر دینے پر اظہار خفگی بھی فرماتے۔ جیسا کہ صحیحین وغیرہا کی احادیث صحیحہ میں مفصل موجود ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ غائبانہ جنازہ زندگی بھر کی عادت و معمول نبوی کے برعکس ہے۔

اس موقف کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ واقعہ زیر بحث یعنی جنازہ نجاشی کا آغاز معجزے کے طریق سے ہو رہا ہے، جو کہ سب کو تسلیم ہے۔ تو اس کی انتہاء میں بھی شان معجزانہ کا جلوہ افروز ہونا ہی قرین عقل ہے۔ یعنی اتنا تو مانتے ہیں کہ خبر وفات بطور معجزہ ارشاد ہوئی، تو یہ ماننے میں کیا اشکال ہے کہ بوقت جنازہ بھی اسی شان معجزانہ سے میت لاکر آپ کے سامنے رکھ دی گئی تھی؟

ثانی: یہ کہ جنازہ نجاشی رضی اللہ عنہ کے شرکاء صحابہ کرام میں سے بعض حضرات اس حقیقت کی نقاب کشائی کر رہے ہیں کہ میت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے لاکر رکھ دی گئی تھی۔ اور یہ بات نص حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ تو حضرت نجاشی کے جنازہ کے شرکاء کی وضاحت سے واضح ہو گیا کہ جنازۂ نجاشی غائبانہ نہ تھا، یہ حاضر میت پر جنازہ تھا۔ بلکہ اس وضاحت سے غائبانہ جنازہ کا تصور ہی ختم ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

جنازہ نجاشی رضی اللہ عنہ حاضر میت پر تھا، غائبانہ نہ تھا۔ ہم اس کی نشاندہی حدیث پاک کی صحیح و معتبر روایات سے کرتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمایئے گا!

پہلی حدیث:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، ثَنَا حَرْبٌ ، ثَنَا يَحْيٰى ، اِنَّ اَبَاقِلَابَةَ حَدَّثَهُ ، اَنَّ اَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ .قَالَ فَصَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ،فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَمَا نَحْسِبُ الْجَنَازَةَ اِلَّا مَوْضُوْعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ ." (1)

(1) "المسند"۔ احمد بن حنبل، حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴/۴۴۶) طبع المکتب الاسلامی ، دار صادر، بیروت

ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہ ان سے قلابہ نے بیان کیا، کہ ان سے ابوالمہلب نے بیان کیا، کہ ان سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی توان کی نماز جنازہ پڑھو! عمران کہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے صف بنائی، اور ہم نے حضور کے پیچھے صف بندی کی، تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور ہم (صحابہ کرام) یہی سمجھتے تھے کہ میت آپ کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔

غیر مقلدین کے ماضی قریب کے محدث شہیر و ناقد کبیر محمد ناصر الدین البانی نے اس حدیث کے بارے میں کہا: "اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ مُتَّصِلٌ." (1) اس کی اسناد صحیح اور متصل ہے۔"

دوسری حدیث:

امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی بطریق حضرت ابان وغیرہ یحییٰ بن ابی کثیر سے، پھر آگے امام احمد کی سند ہی سے حدیث عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ نے کہا:

"فَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ ، وَنَحْنُ لَانَرٰى اِلَّا اَنَّ الْجَنَازَةَ قُدَّامَنَا." (2)

توہم نے آپ کے پیچھے جنازہ پڑھا، اور ہم یہی دیکھتے تھے کہ میت ہمارے آگے ہے۔"

اس حدیث کو امام حافظ ابوعوانہ نے بطریق ابان وغیرہ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ مذکور سے لے کر سیدنا عمران بن حصین صحابی رضی اللہ عنہ تک اس کی سند وہی ہے جو امام احمد بن حنبل کی ہے۔ اور اسے اہلحدیث وہابیہ کے ناقد محدث محمد ناصر الدین البانی نے "صَحِیْحٌ مُتَّصِلٌ" (صحیح و متصل) قرار دیا ہے۔ حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔ رہے ابان جو اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کررہے ہیں، تو یہ "ابان بن یزید بن العطار بصری" ہیں۔ چنانچہ "تہذیب الکمال

(1) ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل"، تحت حدیث: ۲۷ے" (۱۷۱/۳) طبع المکتب الاسلامی، دمشق

(2) فتح الباری شرح صحیح البخاری"۔ العسقلانی، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنازۃ" (۱۸۸/۳) طبع دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاھور

اور "تهذيب التهذيب " میں دونوں حضرات کے تراجم ملاحظہ فرمایئے! یہ "ابان العطار "بخاری (متابعہ)، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابوداؤد یعنی اکابر اصحاب صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ باتفاق محققین وائمہ جرح وتعدیل مشہور ثقہ وحجت ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین اور امام نسائی کے ریمارکس بطور "مشتے نمونہ از خروارے" ملاحظہ ہوں:

امام حافظ، العلامہ، الناقد، صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی لکھتے ہیں:

" اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ اَبُوْ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ اَحَدُ الْاَثْبَاتِ ...... اَلْمَشَاهِيْرِ قَالَ اَحْمَدُ ثَبَتٌ فِيْ كُلِّ الْمَشَائِخِ ، وَقَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالنَّسَائِيُّ ثِقَةٌ ." (1)

ابان بن یزید بن العطار ابو یزید البصری مشاہیر ثقہ وحجت راویوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ امام احمد نے کہا: وہ تمام مشائخ (سے روایت حدیث) میں حجت ہیں۔ امام معین اور نسائی سے کہا ثقہ ہیں۔"

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ "تهذيب الكمال "للمزی، "تهذيب التهذيب" از حافظ ابن حجر العسقلانی اور "تذهب تهذيب الكمال " از ذھبی وغیرھا۔)

لطف یہ کہ ابوعوانہ کی درج بالا حدیث، اور اس سے متصل پہلے یہی حدیث بحوالہ ابن حبان، حافظ امام ابن حجر العسقلانی شافعی، پھر امام غیر مقلدین قاضی شوکانی نے علی الترتیب، "شرح بخاری "و"شرح منتقى الاخبار "میں سنی حنفیوں کے دلائل کے ضمن میں بیان کی۔ باوجودیکہ یہ حدیثیں حافظ ابن حجر وشوکانی کے مذہب کے خلاف تھیں، لیکن ان دونوں حدیثوں کی اسناد یا متن پر انہوں نے خلاف عادت کوئی اعتراض نہ کیا۔ (2)

(1) خلاصہ تذهيب تهذيب الكمال فی اسماء الرجال"۔ الخزرجی" حرف الف من اسمہ ابان، ابان بن یزید بن العطار" (ص:۱۵) طبع حلب، الفرافرۃ

(2) "فتح الباری شرح صحیح البخاری": العسقلانی "کتاب الجنائز" باب الصفوف علی الجنازۃ" (۱۸۸/۳)، طبع دار نشر الکتب الاسلامیۃ، لاھور،

ونیل الاوطار شرح منتقی الاخبار"۔ الشوکانی "کتاب الجنائز" ابواب الصلاۃ علی المیت، باب الصلوۃ علی الغائب، (۸۹،۸۸/۴)، طبع دار الجیل، بیروت

ان دونوں حضرات کا خلاف مذہب ہونے کے باوجود اعتراض کئے بغیر گزر جانا، حدیث ابن حبان وحدیث ابوعوانہ کی صحت پر انکی طرف سے مہر تصدیق نہیں تو اور کیا ہے؟

روایت ابوعوانہ اوپر گزر چکی، حدیث ابن حبان سطور ذیل میں پیش کی جارہی ہے، ملاحظہ فرمایئے!

تیسری حدیث:

امام، محدث کبیر، ابوحاتم محمد بن حبان البستی اپنی ''صحیح'' میں کہتے ہیں:

" أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ اَنْبَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُوُفِّيَ، فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوْا خَلْفَهٗ ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَهُمْ لَا يَظُنُّوْنَ اِلَّا اَنَّ جَنَازَتَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ . " (1)

''عبداللہ بن محمد بن سلم نے ہمیں خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابوقلابہ نے بیان کیا، وہ اپنے چچا سے راوی، انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ تمہارے بھائی نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی ہے، تو اٹھو! اور انکی نماز جنازہ! پڑھو! تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں، اور آپ نے ان پر چار تکبیریں (نماز جنازہ کی) پڑھیں۔ اور صحابہ کرام نہیں سمجھتے تھے مگر یہی کہ ان کا جنازہ آپ کے سامنے ہے۔''

(1) ''الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان'': الامیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی، ''کتاب الجنائز''، فصل فی الصلاۃ علی الجنازۃ، ذکر البیان بان المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی الی الناس النجاشی فی الیوم الذی توفی فیہ، حدیث: ''۳۰۹۲''۔ (۲۰/۶)، طبع موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

الاستاذ مصطفیٰ بن احمد العلوی، مدیر "دارالحدیث الحسنیہ" اور الاستاذ محمد بن عبدالکبیر البکری وزارت شئون الاسلامیہ، "الرباط" لکھتے ہیں:

"......رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ، وَاِسْنَادُهٗ جَیِّدٌ، وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ." (1)

"حدیث عمران بن حصین (مذکورہ بالا) کو امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں روایت کیا، اور اسکی اسناد جید وعمدہ ہے اور امام احمد نے بھی روایت کیا، اور انکے راوی صحیح کے راوی ہیں۔"

چوتھی حدیث:

امام، حافظ، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبد البر، النمری، القرطبی (۳۶۸......۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ اَبِیْ حَسَّانَ، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدُ بْنُ اَبِی الْعِشْرِيْنَ، قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالْمُهَاجِرِ، قَالَ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمْ لنَجَاشِیَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعاً، وَمَا نَحْسِبُ الْجَنَازَةَ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ." (2)

(1) "تعلیقات علی التمہید شرح المؤطا": العلوی والبکری" باب المیم، ابن شہاب الزہری، ابن شہاب عن سعید بن المسیب، تحت حدیث: "۳" (۳۳۲/۶، حاشیہ نمبر۱)، طبع المکتبۃ القدوسیہ، لاہور
(2) التمہید لمافی المؤطا من المعانی والاسانید": ابن عبدالبر المالکی" باب المیم" ابن شہاب الزہری، ابن شہاب عن سعید بن المسیب، تحت حدیث: "۳" (۳۳۲/۶)، الناشر المکتبۃ القدوسیہ، لاہور۔

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے اسحاق بن ابی حسان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الحمید بن ابی العشرین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابوالمہاجر (دیگر محدثین نے ابوالمہاجر کی بجائے ابوالمہلب کا نام لیا) نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی رضی اللہ عنہ وفات پا گیا تو اس کا جنازہ پڑھو! چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ تو آپ نے ان پر چار تکبیریں (جنازہ) کی پڑھیں۔ اور ہم نہیں سمجھتے تھے میت کو، مگر آپ کے سامنے۔"

پانچویں حدیث:

امام واحدی نے اپنی کتاب "اسباب النزول" میں زیر آیت: "وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرسلا روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:

"كُشِفَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ سَرِيْرِ النَّجَاشِيِّ حَتّٰى رَاٰهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ." (1)

"حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا تخت (جس پر انکی میت رکھی گئی تھی) نبی اکرم ﷺ کے سامنے منکشف کر دیا گیا یہاں تک کہ آپ نے اسے دیکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔"

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث بلحاظ سند اگرچہ مرسل ہے، لیکن اوپر کی چاروں صحیح الاسناد احادیث اس کے مضمون پہ دلالت کرتی، اور اسکی مؤید وعاضد قوی ہیں۔ تو یہ مرسل، مرسل معتضد ومتایَد ہوئی، جو محدثین وفقہاء کرام کے یہاں حجت تسلیم کی گئی ہے۔

(1) "عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری": العینی "کتاب الجنائز" باب الصفوف علی الجنازۃ" (۱۱۹/۸)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت

خلاصہ مبحث ونتیجہ بحث:

ساری بحث کا خلاصہ ونتیجہ یہ ہوا کہ:

1 غیر مقلدین کا دعوی یہ تھا کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے شاہ حبشہ کا غائبانہ جنازہ پڑھا تھا۔لہذا غائبانہ جنازہ پڑھنا سنت ہے۔

2 ہم نے ''صحیح البخاری'' کی کتاب الجنائز سے شاہ حبشہ رضی اللہ عنہ کے جنازے سے متعلق ساتوں حدیثیں بالتفصیل نقل کر کے جناب کے سامنے رکھ دیں۔ اور قارئین کرام کو جنازے کے ساتھ ''غائبانہ'' کے لفظ کی تلاش کی دعوت دی، مگر بغور تلاش کرنے کے باوجود ''غائبانہ'' کا لفظ کسی بھی حدیث میں دستیاب نہ ہوسکا۔جس سے واضح ہو گیا کہ بخاری کی حدیث میں ''غائبانہ'' کا لفظ اہلحدیث کہلانے والوں نے خود اضافہ کیا ہے۔ بلکہ ہم مزید عرض کرتے ہیں کہ یہ لفظ ''غائبانہ'' پورے ذخیرۂ احادیث میں کسی بھی ایک صحیح حدیث میں ہرگز موجود نہیں ہے۔کہیں ہو تو ذرا ہمت کر دکھائیں!

3 صحیح صورت حال یہ ہے کہ نجاشی رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات اور جنازہ کے ہر دو مقامات حبشہ و مدینہ کے درمیان طویل مسافت تھی، جس سے اس جنازے کے غائبانہ ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔مگر اس واقعہ کا تعلق آغاز ہی شان معجزانہ کے ظہور کے ساتھ ہو چکا تھا، نیز غائبانہ جنازہ پڑھنا یوں بھی عادت و معمولِ نبوی سے ہم آہنگ نہ تھا، جس سے اس احتمال کو تقویت ملتی ہے کہ میت کو معجزانہ طور پر مقام جنازہ پر حاضر کر دیا گیا تھا۔دونوں میں سے واقعۂ صحیح صورت کونسی تھی؟ اس کی وضاحت سے بخاری کی ساتوں حدیثیں خاموش ہیں۔

4 اب ہم ان میں سے کونسی بات کو صحیح سمجھیں؟ اور کیسے سمجھیں؟ اس امر کی بہتر و صحیح طور پر نشان دہی، یقیناً وہی بات کر سکتی ہے جو خود اس جنازے کے شرکاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بچشم ، دیکھی اور بتلائی۔

5 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اس جنازہ میں شریک اور اسکے چشم دید گواہ گواہ تھے، اس واقعہ کے بارے میں انکی معلومات واحساسات کا اندازہ احادیث کے درج ذیل فقروں سے بخوبی

لگایا جاسکتا ہے:

۱: ''اور ہم (صحابہ) نہیں سمجھتے تھے جنازے کو، مگر رکھا ہوا آپ کے سامنے۔''

۲: ''اور ہم نہیں دیکھتے تھے، مگر یہ کہ جنازہ ہمارے آگے ہے۔''

۳: ''اور وہ (صحابہ) نہیں سمجھتے تھے، مگر یہ کہ ان کا جنازہ حضور کے سامنے ہے۔''

۴: ''نجاشی کا جنازہ حضور پر منکشف کر دیا گیا تھا، یہاں تک کہ آپ نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔''

6 پڑھیے! لا الہ الا اللہ۔ اب خدا لگتی کہیے! کہ اس واقعہ کے حاضر باش و چشم دید گواہوں، اصحاب نبوی، کے احساسات و معلومات پر مبنی شہادتوں کے بیان: ''رکھا ہوا آپ کے سامنے'' اور ''جنازہ ہمارے آگے ہے''، جنازہ حضور کے سامنے'' اور جنازہ منکشف کر دیا گیا...... دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔'' کے بعد بھی ''غائبانہ''، ''غائبانہ'' کی رٹ لگانے کی کوئی گنجائش آیا باقی رہ جاتی ہے؟ آگے

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز ہے

7 یہی وجہ ہے کہ خلافت راشدہ کے پورے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک بار بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے بھی کسی شخص کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھا ہو۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ غائبانہ نماز جنازہ پڑھا ہوتا تو بعد ازاں بوقت ضرورت وہ بھی پڑھا کرتے۔

8 احادیث صحیحہ میں صحابہ کرام کی اس وضاحت اور انکے طرز عمل کے بعد بحمدہٖ تعالیٰ یہ مسئلہ بے غبار ہو جاتا ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ حاضر میت پر جنازہ تھا، یہ غائبانہ جنازہ ہرگز نہ تھا۔ تو اب غائبانہ جنازہ کو سنت کہنے کے لئے، حدیث بخاری میں غیر مقلد اہلحدیثوں کے پاس کیا رہ گیا؟

9 امام بخاری حدیث جنازہ نجاشی رضی اللہ عنہ کو ''کتاب الجنائز'' میں سات بار لائے۔ اور اس سے انہوں نے چار مسائل زور و شور سے ثابت کیے:

۱: جنازے میں صف بندی۔

۲: جنازہ میں امام کے پیچھے دو یا تین صفیں ہونا۔

۳: جنازہ گاہ میں جنازہ پڑھنا۔

۴: جنازے میں چار تکبیریں کہنا۔

مگر پوری کتاب الجنائز میں انہوں نے ایک مرتبہ بھی اس واقعہ سے غائبانہ جنازہ کے ثبوت پر صراحۃً یا اشارۃً کہیں بھی کوئی استدلال نہ کیا۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ بخاری جانتے تھے کہ اس حدیث کے باقیماندہ اطراف جو کہ دیگر صحیح حدیثوں میں موجود ہیں، اس بات کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتے ہیں کہ یہ جنازہ حاضر میت پر تھا، یہاں "غائبانہ جنازہ" نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ لہذا اس سے غائبانہ جنازے کے سنت ہونے پر استدلال کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

دوسرے لفظوں میں، امام بخاری کے اس طرز عمل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک جنازہ نجاشی میں غائبانہ جنازہ کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔

الغرض

روشن و مضبوط دلائل و براہین سے ثابت ہو گیا کہ:

1. حدیث بخاری میں جنازہ نجاشی کے واقعہ میں "غائبانہ" کا لفظ کہیں موجود نہیں۔ یہ غیر مقلدین کا حدیث پاک میں موجود خود ساختہ اضافہ ہے۔
2. غائبانہ جنازہ، حضور اکرم ﷺ کے فعل مبارک سے کسی صحیح و صریح حدیث میں ہرگز ثابت نہیں اور نجاشی کا جنازہ صحیح احادیث کے مطابق حاضر میت پر تھا، نہ کہ غائبانہ۔
3. غائبانہ جنازہ ہرگز سنت نہیں ہے، بلکہ خلاف سنت ہے۔ جس کا شریعت میں کہیں وجود نہیں۔ فقط

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ الْاَکْرَمُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔